## سوال

(493) نمازی کے سترہ کی حدود

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسجدوں میں موجود قالینوں اور دریوں وغیرہ کے کناروں کو نمازی کے لئے سترہ قرار دیا جاسکتا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قالینوں اور دریوں وغیرہ کے کناروں کو نمازی کے لئے سترہ قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ سنت ہے کہ سترہ پالان کی کیلی (پچھلی لکڑی) کے مانند کوئی کھڑی چیز ہو یا اس سے کوئی اونچی چیز مثلا دیوار ستون اور کرسی وغیرہ بھی سترہ ہوسکتی ہے اگر اس طرح کوئی چیز پاس موجود نہ ہو تو امام یا منفرد ہونے کی صورت میں اپنے سامنے عصا وغیرہ کو گاڑ لے مقتدی کے لئے امام کا سترہ ہی کافی ہوگا۔ اور اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں سترہ کے لئے کوئی بھی چیز موجود نہ ہو تو پھر زمین پر خط کھینچ لے۔

اس مسئلہ میں اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ:

«اذا صلی احدکم فلیصل الی سترہ ولیدن منہا» (سنن ابی داود)

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ سترہ کی طرف نماز پڑھے اور سترہ سے قریب ہو کر کھڑا ہو۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا ارشاد یہ ہے کہ:

«یقطع صلاۃ المرء المسلم اذا لم یکن بین یدیہ مثل موخرۃ الرجل المراۃ والحمار والکلب الاسود» (صحیح مسلم)

''عورت گدھے اور کالے کتے کے (نمازی کے) آگے سے گزرنے سے مسلمان آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے'جب اس کے سامنے پالان کی کیلی کی طرح (سترہ) نہ ہو۔''

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی یہ بھی ہے کہ:

«اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یجد فلیخط خطا ثم لا یضرہ من مر بین یدیہ» (سنن ابن ماجہ)

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کوئی چیز نہ پائے تو عصا گاڑ لے اگر عصا بھی نہ ہو تو خط کھینچ لے تو پھر آگے سے گزرنے ولی کوئی چیز نقصاننہ دے گی۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''بلوغ المرام'' میں لکھا ہے۔کہ اس حدیث کو مضطرب قرار دینے والے کی بات درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حسن ہے واللہ ولی التوفیق (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

### صفحہ نمبر 414

### محدث فتویٰ